وائلِ اہلیہ

حوصلہ افزائی کی اہمیت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

حوصلہ افزائی کی اہمیت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

حوصلہ اَفزائی کی اہمیت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

حوصلہ اَفزائی سے مراد

برادرانِ اسلام! کوئی اچھا کام کرنے پر داد وتحسین دینا اور ہمت بڑھانا حوصلہ اَفزائی کہلاتا ہے، یہ چیز بڑی اہمیت کی حامل ہے، کسی سے کام لینے، اُس کی کارکردگی کو بہتر بنانے، اور مُعاشرے میں مثبت رُجحانات کو فروغ دینے میں حوصلہ اَفزائی کا بڑا عمل دخل ہے، اپنے استاد، پیر ومرشد، یا والدین کی بطورِ حوصلہ اَفزائی ایک معمولی سی تھپکی، اور داد وتحسین کے نام پر "شاباش" کا ایک لفظ ناممکن ومشکل کام کو بھی ممکن اور سہل بنادیتا ہے! جبکہ اس کے برعکس کسی انسان کی حوصلہ شکنی اُس کی ہمت توڑنے، اور عزمِ مُصمّم کو متزلزل کرنے کا باعث بنتی ہے، لہٰذا اپنی اَولاد، بہن بھائیوں سمیت کسی بھی مسلمان کی حوصلہ شکنی ہرگز نہ کریں! بلکہ چھوٹی سے چھوٹی کامیابی پر بھی اُن کی حوصلہ اَفزائی ضرور کیجیے!۔

حوصلہ اَفزائی کی طرف رغبت اور فطرتِ انسانی

عزیزانِ محترم! اچھے کام پر حوصلہ اَفزائی اور اِنعام واِکرام کی طرف رغبت، فطرت اور انسانی مزاج میں داخل ہے، اللہ ربّ العالمین نے قرآنِ کریم میں جہاں اپنے ماننے والوں کو عملِ صالح کا حکم دیا، وہیں اس کی جزا اور اِنعامات کا بھی ذکر فرمایا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۠ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾[1] "اللہ نے وعدہ دیا اُن کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے، کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی اُن سے پہلے والوں کو دی، اور ضرور اُن کے لیے جمادے گا وہ دِین جو اُن کے لیے پسند فرمایا ہے، اور ضرور اُن کے اگلے خوف کو اَمن سے بدل دے گا، میری عبادت کریں، میرا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں! اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ نافرمان ہیں!"۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾[2] "ایمان والے نیکو کاروں سے اللہ کا وعدہ ہے کہ اُن کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے!"۔

حوصلہ اَفزائی کی بدَولت بروقت اَہداف کی تکمیل

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! کارکردگی میں بہتری اور اَہداف کی تکمیل کے لیے ضروری ہے، کہ والدین اپنی اَولاد کی، استاد اپنے طلبہ کی، اور افسر اپنے ماتحتوں کی حوصلہ اَفزائی

---

(١) پ١٨، النور: ٥٥.

(٢) پ٦، المائدة: ٩.

ضرور کرے، بلکہ مطلوبہ اَہداف (Targets) کی بَروقت تکمیل کی صورت میں انہیں تحائف اور انعامات سے نوازا جائے؛ کہ ایسا کرنا کام کی تکمیل اور عمدگی میں مُعاون ثابت ہوتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَ اُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَ لَهُمْ فِیْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۗۙ وَّ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ﴾[1] "خوشخبری دے انہیں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، کہ اُن کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا، صورت دیکھ کر کہیں گے کہ یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے ملا تھا، اور وہ صورت میں ملتا جُلتا انہیں دیا گیا، اور اُن کے لیے ستھری بیویاں ہیں، اور وہ ان (باغات) میں ہمیشہ رہیں گے!"۔

دوسروں کی حوصلہ اَفزائی قصداً نہ کرنے کی مذموم ذہنیت

حضراتِ گرامی قدر! بعض لوگ اچھی کارکردگی کے باوُجود اپنے مُلازموں کی یہ سوچ کر حوصلہ اَفزائی نہیں کرتے، کہ کہیں تنخواہ میں اِضافے کا مُطالبہ نہ کر دیں! سوچ کا یہ انداز انتہائی مذموم ہے، لہذا جو شخص جس منصب، اِسکیل (Scale) یا تنخواہ (Salary) کا حقدار ہے اُسے وہ ضرور دیں، اور کسی کی حق تلفی نہ کریں؛ کہ ایسا کرنا بغاوت کا باعث، اور فرمانِ خداوندی کے خلاف ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا یُظْلَمُوْنَ نَقِیْرًا﴾[2] "جو کچھ بھلے کام کرے گا، مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان، تو وہ

---

(١) پ١، البقرة: ٢٥.
(٢) پ٥، النساء: ١٢٤.

جنّت میں داخل کیے جائیں گے، اور انہیں تِل بھر نقصان نہ دیا جائے گا!" یعنی ان کی ذرّہ برابر حق تلفی نہیں کی جائے گی۔

ایک اَور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ﴾[1] "تو جو کچھ بھلے کام کرے اور ہو ایمان والا، تو اس کی کوشش کی بے قدری نہیں، اور ہم اُسے لکھ رہے ہیں!"۔

حضراتِ ذی وقار! مُعاملات دینی ہوں یا دُنیوی، زندگی کے ہر شعبے میں حوصلہ اَفزائی کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا، لہذا اپنی اَولاد، اہل وعِیال، طلباء، مُلازمین اور جونیئرز (Juniors) سمیت تمام ماتحتوں کی، اچھے اور نیک کاموں پر حوصلہ اَفزائی ضرور کریں؛ کہ ایسا کرنا اُن کے شَوق، رغبت، ہمت، جوش اور وَلوَلے کو بڑھانے کا باعث ہوگا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ﴾[2] "وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، اللہ اُن کا اجر اُنہیں بھرپور دے گا!"۔

حوصلہ اَفزائی سے متعلق نبوی طرزِ عمل

عزیزانِ مَن! حضور نبئ کریم ﷺ نے مُعاشرے کی اِصلاح اور فلاح وبہبود کے لیے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو، نہ صرف دینی تعلیمات واَحکام اور اَخلاقِ حسنہ سے مزیَّن فرمایا، بلکہ امتیازی خصوصیات اور اعمالِ صالحہ پر اُن کی خوب تعریف، توصیف اور مختلف اَلقاب کے ذریعے حوصلہ اَفزائی بھی فرمائی، کتبِ احادیث میں ایسی متعدّد مثالیں موجود ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں:

---

(١) پ١٧، الأنبياء: ٩٤.

(٢) پ٣، آل عمران: ٥٧.

سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حوصلہ اَفزائی

(۱) تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے "واقعۂ معراج" کی تصدیق کرنے پر، حضرت سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو "صدّیق" کے لقب سے نواز کر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حوصلہ اَفزائی فرمائی، اس واقعہ کا پسِ منظر یہ ہے کہ شبِ معراج کے بعد جب کفّارِ مکّہ نے "واقعۂ معراج" سے متعلق حضرت سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی تصدیق چاہی، اور ایک رات میں بیت المقدس تک کی سیر کرنے والی بات پر رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا مذاق اڑایا، تو حضرت سیّدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نہ صرف "واقعۂ معراج" کی تصدیق کی، بلکہ ارشاد فرمایا: «إِنِّي لَأُصَدِّقُهُ فِيمَا هُوَ أَبْعَدُ مِنْ ذَلِكَ، أُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَاءِ فِي غَدْوَةٍ أَوْ رَوْحَةٍ»[۱] "میں تو اس سے بھی بڑی خبر کی تصدیق کرتا ہوں (سرکارِ دو جہاں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم بتاتے ہیں کہ) اُن کے پاس صبح و شام آسمان سے خبر آتی ہے (اور میں اُسے بلا حیل و حجت مان لیتا ہوں)!"۔

سیّدنا عمرِ فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی حوصلہ اَفزائی

(۲) حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اسلام قبول کیا، تو آپ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ! کیا زندگی اور مَوت دونوں صورتوں میں ہم حق پر نہیں ہیں؟! آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: «بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّكُمْ عَلَى الْحَقِّ إِنْ مُتُّمْ وَإِنْ حَيِيتُمْ» "کیوں نہیں، اللہ کی قسم! تم لوگ حق پر ہو، زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی!" حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ پھر ہم چُھپ کر کیوں رہ رہے ہیں؟ اُس ربِ کریم کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا! ہم

---

(۱) "مُستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة ...إلخ، ر: ٤٤٠٧، ٣/ ٦٥.

ضرور باہر نکلیں گے! چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کو اس طرح باہر لائے کہ ہماری دو ۲ صفیں تھیں، ایک صف میں حضرت سیّدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسری صف میں مَیں تھا، جب ہم مسجدِ حرام میں داخل ہوئے، تو کفّارِ قریش نے ایک نظر میں مجھے اور دوسری نظر میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، تو اُن پر ایسا خوف طاری ہوا جو پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا تھا، اُس دن رسولِ اکرم ﷺ نے (بطورِ حوصلہ اَفزائی) میرا نام "فاروق" رکھ دیا۔ اور اللہ تعالی نے میرے سبب سے حق وباطل میں امتیاز فرمایا[1]۔

فارقِ حق وباطل امامُ الہدیٰ تیغِ مسلولِ شدّت پہ لاکھوں سلام

سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حوصلہ اَفزائی

(۳) حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے باحیاء اور کامل الایمان شخصیت کے حامل تھے، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اَخلاقِ عالیہ، صفاتِ حمیدہ، عاداتِ شریفہ اور خصائلِ کریمہ اس قدر مثالی ہیں، کہ سرورِ کونین ﷺ نے بطورِ حوصلہ اَفزائی حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بابت فرمایا: «فَإِنَّهُ مِنْ أَشْبَهِ أَصْحَابِي بِي خُلُقاً!»[2] "یقیناً اَخلاق کے اعتبار سے عثمان میرے صحابہ میں، سب سے زیادہ مجھ سے مشابہ ہیں!"۔

اسی طرح غزوۂ تبوک کے موقع پر اسلامی لشکر کے پاس جنگی ساز وسامان کی بہت کمی تھی، حضور نبیٔ کریم ﷺ نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو راہِ خدا میں خرچ کرنے کی بار بار رغبت دلائی، اس پر حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کی: یارسولَ اللہ! میرے ذمّہ تین سو ۳۰۰ اُونٹ ہیں، ساتھ ان کے کمبل وپالان کے،

---

(١) "حلية الأولياء" ٢- عمر بن الخطّاب، ر: ٩٣، ١/ ٧٥، ٧٦.

(٢) "المعجم الكبير" صفة عثمان بن عفّان ...إلخ، ر: ٩٩، ١/ ٧٦، ٧٧.

تب تاجدارِ رسالت ﷺ نے منبر سے اُترتے ہوئے بطورِ حوصلہ اَفزائی ارشاد فرمایا: «مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ، مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ»[1] "اب اس کے بعد عثمان پر کوئی مُؤاخذہ نہیں، وہ جو چاہیں کریں! اس کے بعد عثمان پر کوئی مُؤاخذہ نہیں، وہ جو چاہیں کریں!"۔

سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حوصلہ اَفزائی

(۴) غزوۂ اُحد میں جب کفّار نے حضور سرورِ عالم ﷺ کو گھیر لیا، تو اُن میں سے بعض لوگ جھنڈے لیے ہوئے تھے، حضرت سیّدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھنڈے والوں کو قتل کر دیا، اس پر حضرت سیّدنا جبریلِ امین علیہ الصلوۃ والسلام نے حضور نبئ کریم ﷺ سے عرض کی، کہ آج تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حق ادا کر دیا! مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے حضرت سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حوصلہ اَفزائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «إِنَّهُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ» "علی میرا ہے اور میں علی کا ہوں!" تب حضرت سیّدنا جبریل علیہ الصلوۃ والسلام نے عرض کی کہ یارسولَ اللہ! میں آپ دونوں کا ہوں[2]۔

میرے محترم بھائیو! اچھے کاموں پر حوصلہ اَفزائی کا یہی اُسلوب صحابۂ کرام، تابعین وتبع تابعین اور ہمارے بزرگانِ دین نے بھی اپنایا، اور لوگوں کے اچھے اور نیک کاموں پر ان کی تعریف وتحسین فرمائی، لہذا اللہ تعالی کے جو نیک بندے ہمارے مُعاشرے میں فلاح وبہبود اور دین کا کام کر رہے ہیں، اُن کی حوصلہ اَفزائی ضرور کریں؛ تاکہ دوسروں میں بھی نیک کاموں کا جذبہ پیدا ہو، لیکن جو لوگ کسی بھی نیک کام یا دینی خدمت انجام دینے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، وہ صرف اِخلاص

(١) "سنن الترمذي" باب [في عدّ عثمان تسمية شهيداً ...إلخ]، ر: ٣٧٠٠، صـ٨٤٢.
(٢) انظر: "المرقاة" كتاب المناقب والفضائل، تحت ر: ٦٠٩٠، ١٠/ ٤٦٣.

وللّٰہیت کو پیشِ نظر رکھیں، اور مدح وستائش کی خواہش کو اپنے دل میں جگہ نہ دیں، ورنہ اُن کے سب نیک اعمال اکارت ہوجانے کا اندیشہ ہے!۔

بچوں کو باصلاحیت بنانے میں حوصلہ افزائی کا کردار

حضراتِ ذی وقار! اپنے بچوں کو باکردار اور باصلاحیت بنانے میں حوصلہ افزائی کا بڑا اہم کردار ہے، لہٰذا کسی بھی اچھے اور نیک کام پر اُن کی حوصلہ شکنی نہ کریں، بلکہ اُن کی خوب حوصلہ اَفزائی کریں؛ تاکہ اُن کی آئندہ کارکردگی میں مزید بہتری اور نکھار پیدا ہو۔ ایک بار حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے ایک آیتِ مبارکہ کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا؟ لیکن لوگ جواب نہ دے سکے، حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کی کہ اس کے بارے میرے ذہن میں کچھ ہے، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی ہمت بڑھاتے اور حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: «يَا ابْنَ أَخِي! قُلْ وَلَا تَحْقِرْ نَفْسَكَ»[1] "اے میرے بھتیجے! اگر تمہیں معلوم ہے تو ضرور بتاؤ، اور اپنے آپ کو چھوٹا نہ سمجھو!"۔

حوصلہ اَفزائی کے فوائد

حضراتِ محترم! حوصلہ اَفزائی کا وصف متعدّد فوائد کا حامل ہے، یہ ایک ایسی خصوصیت ہے جس کے باعث کسی بھی انسان کے لیے کامیابی کا سفر نہایت آسان ہو جاتا ہے، اُسے سہارا ملتا ہے، اور اس کے اندر نت نئے چیلنجز (Challenges) کا سامنا کرنے کی ہمت پیدا ہوتی ہے۔ حوصلہ اَفزائی کے باعث لوگوں میں اپنے کام کی لگن اور شَوق پیدا ہوتا ہے، حوصلہ اَفزائی کی بدَولت انسان کی خود اعتمادی میں اِضافہ ہوتا ہے، نیز انسان کے اندر کچھ کر دِکھانے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب التفسير، ر: ٤٥٣٨، صـ٧٧١.

حوصلہ اَفزائی کے سبب کچھ کرِدکھانے کی لگن کا پیدا ہونا

حوصلہ اَفزائی کے دو ۲ بول انسان میں بہت کچھ کرِ دکھانے کی ایسی ہمت، شَوق اور جذبہ پیدا کرتے ہیں کہ انسان مشکل سے مشکل کام کو بھی آسان سمجھنے لگتا ہے، اور بظاہر ناممکن کام کو بھی ممکن بنادیتا ہے۔ مشہور سائنسدان تھامس ایلوا ایڈیسن (Thomas Alva Edison) کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں، ہمارے گھروں دفتروں میں جگمگاتے بلب، میگافون (Megaphone)، فونوگراف (Phonograph) وغیرہ سمیت کئی اِیجادات (Inventions) اس سائنسدان کا ایک اہم کارنامہ ہے، بچپن میں یہ شخص انتہائی نالائق اور کُند ذہن تھا، اسی کُند ذہنی کے باعث اسے اسکول سے نکال دیا گیا، اور یہی وجہ تحریری طَور پر ایک خط میں اس کی والدہ کو بھی بتائی گئی، لیکن اس کی والدہ نے اپنے بیٹے سے اصل وجہ چُھپالی، اور اپنے بیٹے کی حوصلہ اَفزائی کرتے ہوئے کہا، کہ اسکول والوں نے خط میں لکھا ہے کہ "آپ کا بیٹا بہت ذہین ہے، اس کے ذہنی معیار کے مطابق ہمارے پاس اساتذہ نہیں ہیں، آپ اس کے لیے کسی اَور استاد کا انتخاب کرکے اسے گھر ہی میں پڑھائیں"[1] یہ سن کر ایڈیسن (Edison) کے دل میں خوشی کی لہر دَوڑ گئی، اور اُس نے اپنی والدہ کے ساتھ دل لگاکر پڑھنا شروع کردیا، اور ایک وقت وہ آیا جب حوصلہ اَفزائی کے اُس ایک جملے کے سبب وہ صفِ اوّل کا سائنس دان بن کر اُبھرا! جبکہ حقیقت میں اسکول والوں نے خط میں تحریر کیا تھا کہ "آپ کا بچہ انتہائی نالائق ہے، ہم اس بچے کو اپنے اسکول میں مزید نہیں پڑھاسکتے، لہذا آپ اس کے لیے گھر ہی پر کسی استاد کا بندوبست

---

(۱) دیکھیے: "حوصلہ اَفزائی کی ترغیب، مگر کیسے؟" روزنامہ دنیا (سنڈے میگزین) ڈیجیٹل نیوز پیپر، ۲۸ فروری ۲۰۲۱ء۔

کرلیں"[1]۔ آپ خود ہی سوچیں کہ اگر ایڈیسن (Edison) کی والدہ حوصلہ اَفزائی کرنے کے بجائے، خط میں مذکور اصل الفاظ کو اپنے بیٹے کے سامنے دُہرا دیتی، تو شاید وہ ایک بڑے سائنسدان کے طَور پر مشہور ہو کر نہ اُبھر تا!۔

حوصلہ شکنی کا نقصان

جانِ برادر! عمومی مُشاہدے کی بات ہے کہ لوگ اچھے کام پر اپنے مُعاونین، متعلقین، ملازمین، اَولاد اور شاگردوں کی حوصلہ اَفزائی نہیں کرتے، اُن کی معمولی کامیابی کو اہمیت نہیں دیتے، اور ہمت بڑھانے کے بجائے اُن کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں، ایسا رویہ کسی بھی طَور پر قابلِ تعریف نہیں، ایسا طرزِ عمل اپنانے سے ما تحت لوگوں، ملازموں، اہل و عِیال، اور شاگردوں پر ہماری شخصیت کا اچھا اثر نہیں پڑتا، بلکہ رفتہ رفتہ باہم خلیج اور دُوری کا باعث بنتا ہے، لہذا ایسے روِیے اور طرزِ عمل کو ترک کیجیے، اور اچھے کاموں پر دوسروں کی حوصلہ اَفزائی کرنے کی عادت اپنائیے!۔

بچوں کی حوصلہ افزائی کے حوالے سے چند مفید اِقدامات

میرے محترم بھائیو! بچوں کی کارکردگی بڑھانے، اور اُن میں پڑھنے لکھنے کا ذَوق و شَوق پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے، کہ اُن کی حوصلہ اَفزائی کی جائے، اور اُن کے اچھے کاموں اور عادتوں کو سراہا جائے۔ اگر آپ کا بچہ اسکول میں کسی دوسرے کی مدد کرے تو اُسے شاباش دیں، اس کی خوب تعریف کریں، اور اسلامی تعلیمات کی رَوشنی میں اُسے دوسروں کے کام آنے کی اہمیت و فضیلت سے آگاہ کریں۔ اگر بچہ کوئی مشکل کام انجام دینے والا ہو تو اس کی ہمت بندھائیں، اور اس کے اندر یقین پیدا کریں کہ "وہ اُسے کر سکتا

---

(۱) ایضاً۔

ہے"۔ اپنے بچوں کو پنجوقتہ نماز کی پابندی، تلاوتِ قرآن، غسل اور وُضو کا طریقہ، اور اسی طرح دیگر دینی اَہداف دیں، اور تکمیلِ ہدف پر کچھ نہ کچھ اِنعام بھی ضرور دیں؛ تاکہ اُن کی حوصلہ اَفزائی کے ساتھ ساتھ، نیک کاموں کی طرف رغبت میں اِضافہ ہو!۔

اَہداف سے کم کامیابی پر بے جا تنقید کا طرزِ عمل

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! ہمارے معاشرے میں یہ عام مُشاہدہ ہے، کہ اَہداف سے کم کامیابی حاصل کرنے پر، والدین بچے کی حوصلہ اَفزائی کرنے کے بجائے، اُسے بے جا تنقید کا نشانہ بناتے ہیں، یہ طرزِ عمل دُرست نہیں؛ کیونکہ اگر آپ کا بچہ اپنی کارکردگی سے خوش اور مطمئن ہے، تو وہ ذہین نہ ہوتے ہوئے بھی زندگی میں کچھ نہ کچھ کامیابیاں ضرور حاصل کر لے گا، لہذا ضرورت اس اَمر کی ہے کہ بچے پر بے جا تنقید کے بجائے اُس کی حوصلہ افزائی کی جائے! بچے کی تربیت میں یہ بات شامل کریں کہ وہ ناکامی سے سبق سیکھے، اور بغیر کسی دباؤ یا خوف کے اپنی صلاحیتوں کو بہتر طور پر استعمال کرے۔

یاد رکھیے! سختی ایک حد تک اچھی ہوتی ہے، تاہم کوئی بھی چیز حد سے تجاوُز کر جائے تو اَعصاب پر بہت بُرے اَثرات مرتّب کرتی ہے، بچے پر بے جا دَباؤ ڈالنا اور تُرش لہجے میں بات کرنا، اُسے باغی بنا سکتا ہے"[1] لہذا والدین، اساتذہ، افسر صاحبان اور سینئر حضرات (Senior Persons) کو چاہیے، کہ اپنے بچوں، طلبہ، ملازموں اور جونیئرز (Juniors) کی ذہنی اِستعداد اور قابلیت کو سمجھیں، ان کی ہر طرح سے مدد کریں، ان کے ساتھ محبت، شفقت اور نرمی سے پیش آئیں، اُن پر بے جا دَباؤ نہ ڈالیں، اور چھوٹی چھوٹی کامیابیوں پر بھی اُن کی خوب حوصلہ اَفزائی کریں!۔

---

(۱) ایضًا۔

دعا

اے اللہ! ہمیں حوصلہ اَفزائی کی اہمیت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرما، حوصلہ اَفزائی کے مُعاملے میں حضور نبیِٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے انداز کو اپنانے کی سعادت نصیب فرما، اچھے اور نیک کاموں پر دوسروں کی حوصلہ اَفزائی کرنے کی سوچ مَرحمت فرما، اچھی کارکردگی پر اپنے ملازموں، ماتحتوں اور بچوں کی حوصلہ اَفزائی کرنے کی توفیق عنایت فرما، اور دوسروں کی حوصلہ شکنی اور حق تلفی کے گناہ سے بچا!۔

اے اللہ! اپنے حبیب کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلۂ جلیلہ سے ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہمارے ظاہر و باطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی سچی محبت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل و کنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام

بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کر دے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کر دے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.